قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ذخیرہ

1622

عقائدِ علمائے دیوبند

یعنی

المہنّد علی المفنّد

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

شیخ عبدالکریم، اینڈ سنز تاجران کتب پبلشرز
بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

قیمت ۹ر آنے

Marfat.com

Marfat.com

۲۰ ۔ 1622

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

الحمد للہ والمنۃ کہ

مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے رسالہ

حسام الحرمین کے ابطال اور اس کے الزامات وافتراآت کا راز طشت از بام

کرنے کے لیے

رسالہ

عقائد علمائے دیوبند

مسمی بہ

المہند علی المفند

کا اردو حصہ اور

علمائے حرمین کی تصدیقات معہ فوائد مفیدہ

مرتبہ

رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

باہتمام

شیخ عبد الکریم مالک مکتبہ کریمیہ ملتان

مطبع صدیقی ملتان شہر میں طبع ہوا

قیمت

۹/-

Marfat.com

59506

عرضِ ناشر

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد ہمارا ملک پاکستان جن حالات سے گذر رہا ہے وہ اہل بصیرت پر مخفی نہیں اور اس ملک کو جن بیش بہا قربانیوں سے حاصل کیا گیا وہ ہر شخص کو معلوم ہے۔ لاکھوں جانیں اور کروڑں روپیہ کی مالیات صرف اس لیے عوام المسلمین نے قربان کیں کہ ایک ایسا خطۂ زمین ہمیں میسر آئے جس میں اسلام کو سربلندی حاصل ہو اسلامی قانون و آئین مروّج ہو۔ صحیح اسلامی معاشرت کا نشوونما ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کی سعی اور مطالبہ اور دعاؤں کے پیش نظر انہیں ملک پاکستان عنایت فرمایا۔ اس نعمتِ عظمیٰ کے حاصل ہونے کے بعد لازم تو یہ تھا کہ اہالیانِ ملک جن کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اپنے وعدوں کا ایفا کرتے اور اس امر کی پوری جدوجہد کرتے کہ اسلام کو اس ملک میں عروج اور سربلندی حاصل ہو۔ اس نئے ملک میں پرانے اختلافات کا بھول کر بھی نام نہ لیتے۔ علما پر ذمہ داری اور بھی زیادہ تھی مگر افسوس کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کی بے قدری اور ناشکری کی۔ اس ملک میں اسلامی معاشرت کے بجائے عریانی و بے حیائی اور فواحش کی کثرت ہونے لگی حکام نے رشوت خواری شروع کردی اور عوام دنیاوی متاع حقیر سمیٹنے میں منہمک ہوگئے۔ دین سے ہر شخص نے صرفِ نظر کرلی۔ جاہل واعظوں نے ملک میں وہ اُدھم مچایا کہ توبہ ہی بھلی۔ اہلِ حق پر کفر کے فتوے لگائے جانے لگے اور تعجب یہ کہ جن علما پر کفر کی مشین کا دہانہ کھولا گیا وہ علما وہ ہیں جنہوں نے عظیم الشان دینی خدمات انجام دیں۔ ان کے علمی و عملی کارنامے بالکل واضح اور عیاں ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں انہیں علماءِ حق کے عقائد درج کیے گئے ہیں۔ جو شخص ان عقائد کے خلاف کسی اور عقیدہ کی ان کی طرف نسبت کرے وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ مسلمانوں کو ایسے مفسد اشخاص اور تفرقہ انگیز واعظوں سے بچنا چاہیے۔ فقط والسلام۔ شیخ عبدالکریم مالک مکتبہ کریمیہ ملتان شہر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ

دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہے گی، اسلام ہی کی تیرہ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اس پر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے، طاغوتی طاقتوں نے حق اور حقانیت کی مخالفت کے لیے جال پھیلانے کی اور تاریخ کے مٹانے کے واسطے اپنے مکائد اور سیہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوششوں اور بے ایمانوں، مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوششیں رائیگاں کر دیں اور اُن کے سارے مکائد اور فتن اُن ہی پر لوٹا دیے اور بے ایمانی کے صلہ میں دنیا اور آخرت کا گھاٹا اُن کو نصیب ہوا۔ سیدِ رسل فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس و اعلیٰ پر مکہ کے کافروں اور متکبروں نے، مدینہ کے یہودیوں اور منافقوں نے، طائف کے بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کیے؟ کیسے کیسے الزام نہیں لگائے؟ کس کس طرح نہیں ستایا؟ مگر قادر منتقم نے اُن کے جال اور فریب کو اُنہی پر لوٹا دیا اور ان کو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا۔ ابوجہل مارا گیا اور ابولہب خوار ہوا، عتبہ اور ولید فنا ہو گئے، ابن اُبی اور سارے یہودی رسوائی کی زمین پر خاک آلود ہو کر گر پڑے اور اللہ تعالےٰ نے

Marfat.com

اپنے پیغمبر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سر بلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اُس کے قدموں کے نیچے پائیں۔ اور اسی کے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں بر تری نصیب ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کوفہ اور صنعاء کے رافضیوں نے، مصر کے باغیوں نے، نہروان کے خوارج اور شام کے ناصبوں نے سادات مہاجرین پر، حضرات انصار پر، اہلِ بیت عظام پر ناپاک اور گندے افترا کیے۔ اور جھوٹ اور بہتان اُن کے ذمے باندھے ذلیل ہوا ابن سبا یہودی اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اس کے ساتھی۔ ذلیل ہوئے مصر کے باغی اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابوبکر و عمر کی، عثمان و علی کی، فاطمہ اور عائشہ کی۔ آسمان سے اُن کے نام پر سلامتی اُتری اور وقار کا سکّہ اقصائے عالم میں رائج ہوا۔ لوگوں کے قلوب ان کی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہیں گے رضی اللہ عنہم۔

عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی غرور کرنے والے منصور نے امام ہمام سیدنا ابوحنیفۃ النعمان رح کو کوڑوں سے مارا اور قید خانے میں ڈالا، لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ منصور کی شاہی مٹ گئی پر ابوحنیفہ کی عالم گیر فرماں روائی قلوب کو آج تک مسخر کیے ہوئے ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے، انسانوں کے سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابوحنیفہ رح کے خلف رشید قاضی ابویوسف رح کے ہاتھ میں دیدیں اور وہی نام اور سر بلند ہو کر رہا جس کو جیل خانے کی

Marfat.com

اندھیری کوٹھڑی میں بند کیا گیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ شیخ الطائفہ محی الدین بن عربی پر، غوثِ وقت سید جیلانی پر، مولائے رومؒ اور مجدد الف ثانیؒ پر اور دنیا کے ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا۔ ناسپاسوں اور جاہلوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے، کیچڑ اور ناپاکی ان پر پھینکی۔ مگر شہادت ہے زمانے کی مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اس کے بالمقابل مثنوی معنوی، فتوحاتِ مکیہ اور احیاء العلوم آج تک مردہ قلوب کو زندہ کر رہی ہیں اور بغداد و سرہند میں سونے والوں کی قبریں آج بھی زیارت گاہِ عالم بنی ہوئی ہیں۔ غرض جس نے آسمان کی طرف کیچڑ اچھالا اور خاک اڑائی اس کی اپنی ہی پیشانی خاک آلودہ ہوئی۔ پھر جب ہر زمانے میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ فرعونی عہد کیوں کر اس قاعدے سے مستثنیٰ ہو سکتا تھا۔ اِس زمانے میں بھی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ کے دوستوں پر، سید حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جانشینوں پر، اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں ساری عمریں، جوانی کی ساری بہاریں، بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپا دینے والوں پر، حدیث اور فقہ کے ائمہ پر، اسلام اور قرآن کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والوں پر، دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کیے، جھوٹ اور افتراء کے اُن پر پُل باندھے ان کی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی، ان کی عبارتوں کے غلط مطلب سمجھا کر ان کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دے کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ

Marfat.com

کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب سے آگے قدم اُس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کہلاتا تھا اور دنیا اس کو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے۔ خان صاحب آں جہانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منزلیں اللہ کے دوستوں کی بدگوئی میں خرچ کیں اور ان کو کافر اور دشمنِ رسول کہہ کر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پردازی کا راز الم نشرح کیا۔ یوں تو کبھی مکہ اور مدینہ کی زیارت کے لیے جانا نصیب نہ ہوا اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں محبِ رسول اور عاشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد المصطفیٰ کہہ کر مریدوں سے ماش کی پھریری دال کی فرمائش کرتے رہے مگر ہاں خدا کے دوستوں کو بدنام کرنے کی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز بنا کر حجاز میں جا براجے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہلِ علم کو دھوکہ دے کر، جھوٹ بول کر اور اہل اللہ کی طرف غلط مسائل منسوب کر کے اُن ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرا لائے اور اس کے بدلے میں دارین کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی اللٰہی جماعت ہی کو سربلند کیا۔ انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی، اسی جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں اور بہہ رہی ہیں۔ انہیں کی خانقاہوں سے اللہ اللہ کی آوازیں آئیں اور آرہی ہیں اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں پھوٹیں، انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کے دفاتر اور کتب خانے مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ انہیں کے تبلیغی کارنامو(ں)

Marfat.com

سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے اور انہیں کے فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے، اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمانِ عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ منکروں نے جن کو گھٹانا چاہا وہی بڑھے، جن کو پست کرنا چاہا وہی سر بلند ہوئے۔ ادھر خان صاحب آں جہانی جھوٹا فتوے لے کر ہندستان پہونچے اور اُدھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کے لیے بڑھا۔ تحقیقِ حال کے لیے ایک استفتاء حرمین کی پاک سرزمین سے مولائے جلیل امام العلوم والمعارف استاذ اساتذۃ الھند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی، حضرت مولانا خلیل احمد نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں آپہونچا۔ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جملہ عقائد اور خان صاحب آں جہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا اور بریلوی خان صاحب کی پوری حقیقت ظاہر کردی جو عربی زبان میں المھند کے نام سے مشہور و معروف ہے جس پر ہندستان کے اہلِ علم کا سوادِ اعظم متفق اور حرمین وشام و مصر اور جدّے کے علماء حقانی کی تصدیقات ثبت ہیں۔ المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کردی اور سارے الزاموں کی قلعی کھول دی۔ المہند عربی اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ لیکن اب پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو چاند پہ خاک ڈالنے کی کوشش میں ہیں خواہ علی پور کے محدث پیر جماعت علی ہوں، یا لاہور کے دلدار علی خاں صاحب کے بیٹھے فرزند حامد علی ہوں یا بقولِ خود

Marfat.com

سگِ بارگاہِ رضوی حشمت علی ہوں، سب کے سب پھر خان بریلوی کے سبق کو دوہرا رہے ہیں۔ اس لیے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل اور مدلل کوئی رسالہ اب تک شائع نہیں ہوا۔ امید ہے کہ ناظرین اس کی قدر کریں گے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے گا۔ فقط

ضروری التماس

جماعت کے اہلِ دل حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غرباء پر تقسیم فرمادیں تو غرباء بھی اس سے نفع اٹھا کر ان کے لیے صدقۂ جاریہ کا سبب بن جائیں گے۔

استفتاء

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے علماء کرام و سردارانِ عظام! تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اس لیے امید کرتے ہیں کہ ہمیں

Marfat.com

حقیقتِ حال اور قول کی مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ دربارۂ سفر بہ زیارت روضۂ اقدس حضورؐ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوال اول و دوم کیا فرماتے ہو شدِ رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے۔ تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے، ان باتوں میں کون امر پسندیدہ وافضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفرِ زیارت خود آں حضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی۔ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نیت سے سفر کرنا چاہیے۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اُسی سے مدد و توفیق درکار ہے اور اُسی کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں، جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے۔ اور طریقہ ہائے صوفیہ میں ہم کو

Marfat.com

انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بااین ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش اور سہو و خطا سے مبرا ہیں۔ پس اگر ہمیں ظاہر ہو جائے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث سے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے۔ پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہو کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کرام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر۔ جب ایسا کرے گا تو ان شاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل اور زبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب اور اعضاء سے شکریہ ادا کریں گے۔

تیسری بات یہ کہ ہندستان میں لفظ وہابی کا استعمال اُس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ

Marfat.com

اُن پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں اور بدعاتِ سیئہ اور رسومِ قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت کرے وہ بھی وہابی ہے گو وہ کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا۔ سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سُنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سُنت میں سعی کرنے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی۔ ان پر بہتان باندھے، طرح طرح کے افتراء کیے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا۔ مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ خاص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے:-

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ	اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں جن، انس سے شیطان کہ ایک دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لیے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اگر تمہارا رب چاہتا

Marfat.com

مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کے افتراء کو۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کیا مشبہ کہ ان کا حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا، ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔ سو جب کبھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لا دیں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارتِ قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جان آپ پر قربان، اعلیٰ درجہ کی قربت

Marfat.com

اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے۔ گو شد رحال اور بذلِ جان ومال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپؐ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے۔ پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت ہو جاوے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہو رہی ہے "جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں" اور ایسا ہی عارف ملا جامیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لیئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کرنی چاہیے اور اس قول پر حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب، سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحبِ فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو علت مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضائے مبارک کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہا اولیٰ ہے بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔ ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ نسبت کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے۔ جو بارہا طبع ہو چکا ہے۔ نیز اسی مبحث پر ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولائے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال۔ وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عقیدہ اولیاء کرام کے توسل اور واسطہ سے بدرگاہ احکم الحاکمین دعا کرنا

سوال کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں۔ تمہارے نزدیک سلف صالحین

Marfat.com

یعنی انبیاء وصدیقین اور شہداء واولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز

جواب - ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصلحاء واولیاء وشہداء وصدیقین کا توسل جائز ہے ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحٰق دہلوی ثم المکی نے۔ پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اس کو اپنے فتاوے میں بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

فائدہ - ہمارے اکابر مرشد العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، شیخ المشائخ قطب العالم مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب قدس سرہ نے اپنے بزرگانِ سلسلہ کے شجرے تصنیف فرمائے ہیں جو ان کے منتسلین میں شائع اور معمول بہا ہیں۔ نیز علامہ تھانوی کی مؤلفہ قربات عند اللہ اور مناجات مقبول اس پر شاہد عادل ہیں کہ ان بزرگوں کے یہاں بتوسل اولیاء کرام حضرت حق تعالیٰ شانہ سے دعا کرنا جائز اور معمول بہا ہے۔ مناجات مقبول کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

صدقہ اپنی عزت واجلال کا ۔۔۔ صدقہ پیغمبر کا اُن کی آل کا

اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا ۔۔۔ نام جن کا ہے محمد مصطفےٰ

Marfat.com

حضرت موسیٰ کا صدقہ اے کریم
جو ہیں پیغمبر ترے اور ہیں کلیم

عقیدہ دربارۂ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپؐ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب۔ ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپؐ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ۔ یہ حیات برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سُبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہید کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے۔ اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور

Marfat.com

اچھوتے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے جس کا نام آبحیات ہے۔

عقیدہ دعا کے وقت قبر شریف کی طرف توجہ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا

سوال۔ کیا جائز ہے مسجد میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے

جواب۔ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والوں کو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہیے جیسا کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول ہے اس لیے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو آپ پر سلام نازل ہو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں۔ پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین نعومی نے ابن مبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ابو ایوب سختیانی مدینہ طیبہ آئے تو میں وہیں تھا۔ میں نے کہا کہ میں

Marfat.com

ضرور دیکھوں گا کہ کیا کرتے ہیں؟ سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام کیا۔ پھر اس کو نقل کرکے علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسندکردہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا۔ پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ غرض اس سے ظاہر ہوگیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام صاحب سے مروی ہے جب کہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اُس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کرچکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صـ۶ نمبر ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال - کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہ کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات و دیگر اوراد پڑھنے کی بابت۔

جواب - ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو

Marfat.com

لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہیؒ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرماکے مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے۔

عقیدہ دربارۂ تقلید

سوال۔ تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو؟

جواب۔ اس زمانے میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول اور فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے کہ اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور

Marfat.com

اسی مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں مشتہر اور شائع ہو چکی ہیں۔

فائدہ۔ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کی متعدد تصانیف در بارہ وجوب تقلیدِ شخصی مطبوعہ موجود ہیں اور مدت سے ہندستان میں شائع ہیں۔ علامہ تھانویؒ کی الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔ حضرت گنگوہیؒ کی سبیل الرشاد وہدایۃ المعتدی، توثیق الکلام وغیرہ کتب اس باب میں قابلِ قدر تصانیف ہیں پھر آئے دن ہندستان کے غیر مقلدوں سے ہماری جماعت کے اہل علم برابر مناظرہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی تردید میں تحریراً اور تقریراً مصروف ہیں۔

عقیدہ در بارۂ بیعت وجواز افادہ قبور مشائخ کرام رحمہم اللہ

سوال۔ کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیضان پہونچنے کے قائل ہو یا نہیں۔ اور مشائخ کی روحانیت سے اہلِ سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر متصورہ رکھے اور صوفیہ کے اشغال

Marfat.com

یعنی ذکر فکر اور اس میں فنائے تام کے ساتھ مشغول ہو۔ اور اس کی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمتِ عظمیٰ اور غنیمتِ کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہونچ سکے اُس کو بزرگوں کے سلسلے میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہونچنا سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام الناس میں رائج ہے۔

فائدہ . دیباچہ کتاب میں حضرت مولانا سہارن پوری قدس سرہٗ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ہم اور ہمارے جملہ متعلقین بحمد اللہ سلاسل اربعہ حضرات صوفیہ میں منسلک ہیں اور رشد و ہدایات میں مصروف ہیں۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہیں اللہ اللہ کے ذکر سے ہر وقت آباد ہیں اور مسائل تصوف اور تزکیہ باطن میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی کثیر تصانیفِ عالیہ اس باب میں ایسی شہرت پذیر ہیں کہ جن کی دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔ پھر امام غزالی اور شیخ شعرانی کی کتب تصوف کے تراجم، حضرت حاجی صاحبؒ کی ارشاد مرشد، حضرت گنگوہیؒ کی امداد السلوک فن تصوف میں بے نظیر

Marfat.com

کتابیں ہیں اور ملک میں شائع ہیں۔

عقیدہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق!

سوال۔ محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب۔ اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے؟۔

جواب۔ ہمارے نزدیک اس کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے:۔ اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو، حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور

59506

Marfat.com

علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا، سو یہ ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا۔ سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں۔ بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

عقیدہ دربارۂ استوا علی العرش وغیرہ

سوال۔ کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔ کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا، یا کیا رائے ہے۔

جواب۔ اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ مخلوق کے

Marfat.com

اوصاف سے منزہ اور نقص وحدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے آیات میں جو صحیح اور لغت اور شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں۔ مثلاً ممکن ہے استوا اس سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت ومکان اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت اور مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے۔

عقیدہ دربارہ افضلیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے۔

جواب۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپؐ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپؐ سردار ہیں جملہ انبیاء ورسل کے اور خاتم سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ ۔۔۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Marfat.com

عقیدہ دربارۂ ختم النبوت

سوال۔ کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد۔ حالانکہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور معنیً درجۂ تواتر کو پہونچ گیا آپؐ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے۔ اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وجود جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ اور کیا تم میں سے اور تمہارے اکابرین سے کسی نے ایسا کہا ہے؟

جواب۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنیً حدِ تواتر کو پہونچ گئیں اور نیز اجماعِ امت سے۔ سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے۔ کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نصِ قطعی کا۔ ہاں ہمارے شیخ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقتِ نظر سے عجیب و دقیق مضمون بیان فرما کر آپؐ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے۔ جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ:۔

Marfat.com

"خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبارِ زمانہ، وہ یہ کہ آپؐ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپؐ بحیثیتِ زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔ اور دوسری نوع خاتمیت بطورِ ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی۔ اور جیسا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں باعتبارِ زمانہ اسی طرح آپؐ خاتم النبیین ہیں بالذات۔ کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپؐ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض۔ اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپؐ ہی کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپؐ ہی فردِ اکمل و یگانہ اور دائرۂ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقدِ نبوت کے واسطہ ہیں۔ پس آپؐ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی و زماناً بھی۔ اور آپؐ کی خاتمیت محض زمانے ہی کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے سے پیچھے ہی بلکہ کامل سرداری اور غایتِ رفعت اور درجہ کا شرف و فضل اُسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپؐ کی خاتمیت

Marfat.com

ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہونچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہوگا۔"

اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالت شان و عظمت کے بیان سے مولانا کا مکاشفہ ہے جیسا کہ ہمارے سادات محققین نے تحقیق کی ہے مثل شیخ عبدالقدوس، شیخ اکبر و تقی سبکی نے۔ ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں بہتیروں کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما۔ ہاں ہندستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ایسا کہنا پرلے درجے کا افترا اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء و اولیاء میں۔

فائدہ۔ مسئلہ ختم نبوت کی بحمد اللہ جیسی خدمت اس زمانے میں ہماری جماعت کے اہل علم نے کی ہے اس کی نظیر شاید متقدمین میں بھی شاذ و نادر ہی کسی نے کی ہوگی۔ حضرت نانوتوی قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی تحذیر الناس اس باب میں بے نظیر کتاب ہے نیز ہمارے عنایت فرما مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کی ختم نبوت

Marfat.com

(درسہ مجلدات) نے جیسی قیامت مرزا غلام احمد قادیانی اور احمد رضا خاں بریلوی پر ڈھائی ہے اس کی نظیر اس زمانے میں ملنی مشکل ہے۔ اس بسیط کتاب میں صدہا آیات واحادیث نیز دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی دنیا میں نہیں آسکتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر طریق سے خاتم النبیین ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بھائی کے برابر سمجھنے یا کہنے کا اتہام اور اس کی حقیقت

سوال۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بس ایسی ہی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے؟۔

جواب۔ ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا **خلاف** مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح

Marfat.com

اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اُسے ہماری تصنیفات میں موقعہ اور محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار اور منصف پر اس کی جہالت و بدفہمی و الحاد و بد دینی ظاہر کریں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم کی تحدید و سعت

سوال۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار الہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی کیوں نہ ہو پہونچ نہیں سکتا۔

جواب۔ ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا

Marfat.com

ہوئے ہیں جن کو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ وحکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ واسرارِ مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول۔ اور بے شک آپؐ کو اولین وآخرین کا علم عطا ہوا اور آپؐ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے دیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپؐ کو زمانے کی ہر آن میں حادث دواقع ہونے والے تمام واقعات میں ہر ہر جزئی کی اطلاع تام وعلم تفصیلی محیط حاصل ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپؐ کے مشاہدہ شریف سے غائب رہے تو آپؐ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعتِ علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپؐ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقصان نہیں آیا۔ چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا سے ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطانِ لعین کے علم کی نسبت

سوال ۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون

Marfat.com

تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب - اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے نہ معلوم ہونا کہ آپؐ نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی، آپؐ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جب کہ ثابت ہو چکا کہ آپؐ اُن شریف علوم میں جو آپؐ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدتِ التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل وکمال کا مدار نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ایسے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچے کا علم اس متبحر ومحقق مولوی سے زیادہ ہے جس کو جملہ علوم وفنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہد ہد کا سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں کہ "مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں" اور کتب حدیث وتفسیر

Marfat.com

اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں. نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالی نوس بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت وحالات کا بہت زیادہ علم ہے. حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون وجالی نوس کا ان ردی حالات سے ناواقف ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقل مند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون سے زیادہ ہے۔ حالانکہ ان کا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی۔ اور ہمارے ملک کے مبتدعین سردار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تمام شریف وادنیٰ اور اعلیٰ واسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی یا کلی ہوں آپ کو معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی وجزئی کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمان کو فضل وشرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بناء پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہد ہد نے جانا اور افلاطون وجالی نوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بددینوں کی رگیں کاٹ ڈالیں اور دجال اور مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں۔ سو اس میں

Marfat.com

ہماری بحث صرف بعض حالات جزئی میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا کہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف بہتان باندھے اُس کو لازم ہے کہ شہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت دیگر انسان اور چوپاؤں سے اور حفظ الایمان کی عبارت کی توضیح

سوال۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو۔ اور مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں۔ جو یہ عقیدہ رکھے اس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں

Marfat.com

تین سوالات کا جواب دیا ہے جو اُن سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کے تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں ؟۔ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی یا اَمتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے حصول کا کوئی وسیلہ وسبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر حق تعالےٰ نے فرمایا ہے " کہہ دو نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد ہے " اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا "۔ اور اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق، رازق، مالک، معبود وغیرہ ان صفات کا جو باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے۔ نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالےٰ سے ہو سکے اس لیے کہ اللہ تعالےٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دین دار اجازت دے سکتا ہے ؟ حاشا وکلا۔ پھر یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب۔ کوئی غیب کیوں نہ ہو۔ پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

آلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالاتِ نبوت میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی۔

مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے۔ حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و عمر و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔

فائدہ۔ موجودہ زمانے کے مبتدعین کو اس مضمون کی وجہ سے حضرت تھانوی پر بڑا غیظ ہے لیکن یہ عقل مند لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اسی قسم کا مضمون شرح مقاصد اور شرح طوالع الانوار میں بھی موجود ہے جو اہلِ سُنت کی مشہور اور متداول کتابیں ہیں اور یہی وہ کتابیں ہیں کہ جن کی طرف

Marfat.com

عقائد اہل سنت میں مراجعت کی جاتی ہے۔ الزام اگر ہے تو مشترک ہے اور اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کسی پر بھی نہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ان مسکینوں پر رحم فرما کر ان کی خلاصی کی صورت بیان فرمائی ہے ورنہ مبتدعین کے قول پر تو یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہر شخص عالم الغیب ہو اور ہر شخص کو عالم الغیب کہنا جائز ہو اور بہائم بھی ان مبتدعین کے قول کے موافق نعوذ باللہ عالم الغیب ہوں۔ خدا کے بندو! اپنی حالت پر رحم کرو اور خدا کے دوستوں کی بدگوئی کر کے اپنے لیے ابدی لعنت نہ خریدو۔ جو مضمون الزام کا آج کل اہل بدعت نے تراشا ہے بحمد اللہ ہم اور ہمارے اکابر اس کے تصور سے بھی بری ہیں۔ خود شیخ تھانوی قدس سرہ نے اپنے رسالہ بسط البنان میں صراحۃً فرمایا ہے کہ جو شخص فخر بنی آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو کسی مخلوق کے برابر یا مماثل بتائے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ مگر باوجود ان تصریحات کے یہ فرقۂ ضالہ مرغ کی وہی ایک ٹانگ کہے جاتا ہے خدا ان کو ہدایت کرے۔ ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا تھانوی قدس سرہٗ ایسی واہیات منہ سے نکالیں۔ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

Marfat.com

عقیدہ دربارۂ میلاد شریف

سوال۔ کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح اور بدعت سیئہ اور حرام ہے یا کچھ اور۔

جواب۔ حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپ کے جوتوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریف ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتوے میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ:۔

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں اُن کیفیات سے جو صحابۂ کرام رض اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہ ہوں جن کے

Marfat.com

خیر ہونے کی شہادت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہوم نہ ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیر کے مخالف نہ ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جائے کہ یہ بھی من جملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں۔ پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اس کے ناجائز و بدعت ہونے کا حکم نہ دے گا الخ

اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں۔ جیسا ہندستان کی مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ ہو اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو۔ پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قولِ شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے۔ پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا ان کو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری و نرم و سخت زمین میں۔

Marfat.com

فائدہ - ہمارے اطراف میں اکثر میلاد پڑھنے والے کون لوگ ہیں؟ میراثی اور ڈوم، داڑھی منڈے بے نمازی جنھیں جنابت اور طہارت کی بھی خبر نہیں۔ منہ میں سگریٹ کا دھواں اور چہرے پر پھٹکار۔ یہ لوگ ساری ساری رات گلے ملا ملا کر گاتے رہتے ہیں خود نماز نہیں پڑھتے اور سننے والوں کی بھی نمازیں غارت کرتے ہیں ایسے میلاد کو اگر منع نہ کیا جائے تو اور کیا اس کو واجب قرار دیں؟ پھر طرفہ یہ کہ عورتیں بھی میلاد پڑھتی ہیں۔ ان بے حیا مرد وعورتوں کو اور ان کے تلوے سہلانے والے مبتدعین کو کچھ بھی غیرت اور شرم نہیں آتی۔ ظالمو! کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

عقیدہ دربارہ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہیا

سوال - کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اسٹمی کی طرح ہے۔ یا نہیں۔

جواب - یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر محبوب ترین مستحب ہے۔ پھر کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریف فعل کفار کے مشابہ ہے۔ بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرما دیں۔ آپ کی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا۔

Marfat.com

چنانچہ ہمارے بیان سے عن قریب معلوم ہو جائے گا اور حقیقتِ حال پکار اُٹھے گی جس نے اس مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریف کے وقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا تو ہنود کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنہیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کے وقت کیا جاتا اور یا روافض اہلِ ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسین اور ان کے تابعین شہدا ر کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ روافض بھی ساری ان باتوں کی نقل اتارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورہ کے دن میدان کربلا میں ان حضرات کے ساتھ کی گئیں چنانچہ نعش کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں۔ جنگ و جدال کے جھنڈے چڑھاتے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر نوحے کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں ان کی حالت دیکھی ہے۔ مولانا کی اردو عبارت کی اصل ع.ی یہ ہے "قیام کی وجہ یہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کی جانب تشریف لاتی ہے پس حاضرین مجلس اس کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی بیوقوفی ہے۔ کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت کھڑے ہو جانے کو چاہتی

Marfat.com

ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت بار بار نہیں ہوتی۔ پس ولادت شریفہ کا اعادہ ہندؤوں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہلِ بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں۔ پس معاذ اللہ بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بن گیا اور یہ حرکت بے شک و شبہ ملامت کے قابل اور حرمت و فسق ہے بلکہ اِن کا یہ فعل اُن کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اتارتے ہیں اور یہ لوگ فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کرکے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ۔ پس اے صاحبانِ عقول! غور فرمائیے، شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدے پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

فائدہ۔ ہم اور ہمارے اکابر حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاپوش مبارک کی بھی اہانت کو موجبِ کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستہجن و مستقبح استعمال کرنا یہ بھی ہم پر اور ہمارے بزرگوں پر ان جاہل مبتدعین کا افترا ہے خدا ان کو ہدایت کرے۔

Marfat.com

عقیدہ دربارہ امکان کذب باری تعالےٰ

سوال - کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ اُن پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے وہ کہتا ہے کہ مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

جواب - علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالےٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے اور من جملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا وہ فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اس کی ع.ب.ی میں ہے جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔ سوال کی صورت یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفتِ کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو اجر ملے گا۔

Marfat.com

الجواب۔ بے شک اللہ تعالےٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا۔ (اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے) اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے۔ ہاں اہلِ ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کرے گا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے عاجز نہیں۔ ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں۔ وہ فرماتا ہے "اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھروں گا جن و انس دونوں سے"۔ پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا۔ لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا۔ اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضیٰ ہے پس اس میں لذاتہ امتناع نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے:۔

حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار

Marfat.com

ہے۔ علامہ رشید احمد صاحب کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امیدوار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہمانے۔ لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید محمد بابصیل نے۔ حق تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخش دے۔ امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔ درود وسلام کے بعد، جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ حق یہی ہے جس سے مفر نہیں۔ لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذوں کا استاذ ہے اور زمانے کے لوگ اس کے چیلے۔ کیونکہ تحریف وتلبیس ودجل ومکر کی اس کو عادت ہے اکثر مہوس بنالیتا ہے۔ مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے۔ علماء امت کو کافر کہتا ہے۔ جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

Marfat.com

عقیدہ دربارۂ امکان وقوع کذب در کلام باری تعالیٰ

سوال۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے۔ یہ کیا بات ہے۔

جواب۔ ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی، حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب بسوئے اشاعرہ

سوال۔ کیا تم نے کسی اپنی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف کذب منسوب کیا ہے۔ اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ۔

جواب۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ

Marfat.com

اور علم کے مطابق کرے۔ اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں۔ البتہ اہل سُنت والجماعت اشاعرہ وماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز، نہ عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔ پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں اور ذاتاً محال ہے تو ہم نے ان کو علماء کلام کے ذکر کیے ہوئے چند جواب دیے جن میں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ و وعید وخبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ بھی بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر چکے ہیں۔ پس جب انہوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہٗ کی جانب نقص سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنے کو سفہا وجہلا میں اس لغویات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب اہل ہند ان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اس معاملہ میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت والجماعت کی سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو

بجائے سزا کے صواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور
ذات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب عدل و تنزیہ رکھا اور علماء
اہل سنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور بھی
حق تعالیٰ شانہ، کی جانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیم کو
عام کہہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدیس
و تنزیہ کو یوں کہہ کر ثابت کیا کہ نیکوکار کے لیے عذاب اور بدکار کے لیے
ثواب کو تحتِ قدرت باری تعالیٰ سے ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ
شنیعہ کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو جواب دیا کہ وعدہ و خبر
و صدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف
شرعاً یا شرعاً و عقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری
جہالت کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیوں نے تنزیہ کے لیے
جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
سلف اہل سنت والجماعت نے دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حق تعالیٰ شانہٗ
کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کا ہم نے
براہین میں بیان کیا ہے۔

اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات بھی سن
لیجیے۔ شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب
کبیرہ کے عذاب کو جب کہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا
کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی دو وجہ بیان کی ہیں۔ اول یہ کہ حق تعالیٰ

Marfat.com

کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خبرِ وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے۔ کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیوں کر ہو سکتا ہے جب کہ خلف و کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے۔ اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں۔ ایک نظام اور اس کے تابعین، جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ جہل اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور نا جائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو لازم آئے گا سفہ اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جانب نسبت کر کے کسی شے کا قبیح ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اس لیے کہ اپنی ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح یہی نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی نہیں .... ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔ مسائرہ اور اس کی

Marfat.com

شرح مسامرہ میں علامہ کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ بہ تصریح فرما رہے ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں۔ اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر تو ہے مگر کرے گا نہیں۔ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہے وہ الٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے۔ بے شک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے، ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے شایاں نہیں۔ پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کی تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعالِ مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں۔ پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔

Marfat.com

محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے ، خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص وعیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب من جملہ ممکنات کے ہے اور جب کہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الٰہی میں کذب وقوع نہیں ہے اور اس پر علماء وانبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح علوم عادیہ طبعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الماصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح منصوص ہے ۔- اور اب یعنی جب کہ وہ افعال حق تعالےٰ پر محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ منتصف ہونا یقیناً محال ہے - نیز اگر فعلِ باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی - اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالےٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا

Marfat.com

لازم نہ آئے گا۔ اس لیے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر
یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ
و اہل سنت میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں
(جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے
مگر ساتھ ہی اس کے یقین ہے کہ کرے گا نہیں جیسا کہ اہلِ سنت کا قول ہے
یعنی اس نقص سے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان
کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحابِ حواشی
نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف
وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور
قونوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے طویل کے اندیشہ سے
اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کے متولی ہیں۔

فائدہ۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے
جو خبر ابولہب وغیرہ کافروں کے متعلق قرآن شریف میں دی ہے وہ بلاشبہ
ایسا ہی کرے گا اور ان کافروں کو جہنم میں داخل کرے گا لیکن اس کو یہ قدرت
اور اختیار ضرور ہے کہ اگر وہ چاہے تو ان کو معاف بھی کر دے گا۔ معتزلہ اور
ان کے مقلد ہندستان کے مبتدعین یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کافروں
کے بخش دینے کا کوئی اختیار اور قدرت نہیں اس واسطے کہ جو خبر اس نے
دے دی ہے اس کے خلاف کرنے پر اگر اس کو قدرت ہو تو اس کے کلام
میں کذب کا احتمال پیدا ہو جائے گا۔ علماء اہل سنت والجماعت علامہ

Marfat.com

سید سند، علامہ تفتازانی، امام رازی، قاضی عضد، شیخ ابن ہمام صاحب فتح القدیر اور اما مین جلالین شیخ ابو الحسن اشعری و شیخ ابو منصور ماتریدی نے اپنی تصانیف شرح مواقف، شرح مقاصد، تفسیر کبیر وغیرہ میں اس کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب کا واقع ہونا بے شک محال اور ممتنع ہے لیکن کلام، کلام ہونے کی حیثیت سے اور خبر، خبر ہونے کی حیثیت سے ضرور احتمالِ کذب رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے جو خبر دی ہے اس کے خلاف کبھی بھی نہیں کرے گا لیکن اپنی قدرت و اختیار سے کر سکتا ضرور ہے وہ مجبور اور بے بس نہیں یہ ہے اس مسئلہ کا حاصل کہ ہم نے علماء اہل سنت کا طریقہ قبول کیا ہے اور ان مبتدعین نے اپنے اکابر معتزلہ خذلہم اللہ کا کہ خدا کا نعوذ باللہ غیر قادر غیر مختار بے بس اور مجبور ہونا لازم آتا ہے۔ ہم پر اور صرف ہم پر نہیں بلکہ اکابر علماء اہل سنت پر تو یہ لوگ امکانِ کذب کے اعتراض کا ڈھونگ رچا کر زمین آسمان ایک کیے ڈالتے ہیں۔ لیکن ان بدزبان نادانوں کو معتزلہ اور خوارج کا مذہب اختیار کر کے اور حق تعالیٰ شانہٗ کو بے بس اور مجبور کہتے ہوئے کچھ بھی شرم و حیا نہیں آتی اور اسی پر سُنی حنفی ہونے کے ایسے لمبے چوڑے دعوے کہ گویا ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی اہلِ سنت نہیں۔

سوال

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے کا مدعی ہے۔

Marfat.com

کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو۔ تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعوے کیا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتوے دیا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کا فتویٰ طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندستان کے جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء واشراف وقاضی و رؤسا کو ہم سے متنفر بنائیں

Marfat.com

کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہلِ عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ اُن تک ہندی رسائل دکتابیں پہونچتی بھی نہیں۔ اس لیے ہم پر یہ جھوٹے افترا باندھے۔ سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسی کا تمسک۔

جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر سے مزین کر دیجیے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم ان شاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے۔ اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نہ رہے۔

اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد و صحابہ و ازواج و ذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے خدا اس کو توشہ آخرت کی توفیق دے۔

یوم دوشنبہ ۱۸ ماہ شوال ۱۳۲۵ھ

تمام شد

Marfat.com

خلاصہ تصادیق علماءِ ہندستان

تصدیق زبدۃ المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب

مدرّس اول مدرسہ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جس کو پیشوائے علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے واقعی حق صریح بیان کیا اور اہلِ حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی

مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں اور یہ سب ہمارے مشائخ و پیشوایان کا عقیدہ ہے پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی

Marfat.com

قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے۔

عمدۃ الفقہا حضرت مولانا المولوی عزیز الرحمن صاحب

مولانا الحاج حافظ خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے مسائل کی تحقیق میں جو کچھ لکھا وہ سب حق ہے میرے نزدیک میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے دن۔

کلمات حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں۔

تصدیق شیخ الاتقیا حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح، اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہم کو چلا دے اور اسی پر موت دے۔

Marfat.com

تسطیر امام الفضلا حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحبؒ

یہ تحریر حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحبؒ

یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذو الفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمٰن صاحبؒ نائب مہتمم مدرسہ دیوبند

سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہہ رہی ہے اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا

تحریر بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحبؒ مہتمم مدرسہ دیوبند

Marfat.com

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے

تحریر جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحبؒ

قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب سابق مدرس دیوبند

مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے جو واقعی تحریر فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند

یہ سارے جوابات اس لائق ہیں کہ اہل حق ان کو عقیدہ بنا دیں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر چلا دے ہمارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت میں ہمارے بزرگ استادوں کے ساتھ۔

تحریر شمس فلک الشریعۃ البیضا حضرت الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحبؒ

Marfat.com

نہٹوری ثم دہلوی

جو کچھ اس میں ہے بلا شک و ریب ہیں تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر منیف ذروۃ سنام الدین جناب مولانا الحاج المولوی باض الدین صاحب سابق مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

مجیب نے درست بیان کیا۔

تحریر مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا و میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جامع العلوم جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

Marfat.com

مجیب نے درست بیان کیا جواب صحیح ہے۔

تحریر منیف عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی قدس سرہٗ

یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔

تحریر ذوالمجد والفاخر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو صاحبِ دل ہو یا متوجہ ہو کان لگائے۔

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

جواب صحیح ہے۔

Marfat.com

[تح]ریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب
مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب حق و صحیح ہے۔

[تح]ریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب حکیم مصطفٰے صاحب

بے شک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔

[تص]دیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز

[ت]حریر شریف منطقہ برج الفضائل جناب مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب
سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے یہ جوابات دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام [ب]راست جس کو ہر قانع و مخالف قبول کرے۔ اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور گمراہوں کو گمراہ کرنے والوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں۔

Marfat.com

تحریر ناشر العلوم والفنون جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس سہارنپور

یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر شیفتہ ہے ہر باب میں صواب اور یہ فضل اللہ ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصہ تصدیقات علماء مکہ مکرمہ

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف و تحریر شریف ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے

تقریظ

مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور باعظمت اصفیا میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ و امام و خطیب مسجد حرام و مفتی شافعیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و الصلوٰۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست و نہایت

Marfat.com

سمجھ دار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کے ساتھ دیکھے پس اُن کو نہایت درجہ درست پایا۔ حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرما دے اور ان کی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعے سے گمراہ اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم توڑتا رہے آمین ثم آمین۔

تقریظ

مقتدائے صاحب جلالت و فاضل باعظمت چشمۂ علوم و خزانہ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے مولانا شیخ احمد رشید خاں نواب مکی

میں نے ان لطیف شرعیہ کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب کمال انسان کی آنکھ ہم عصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے مٹانے والے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنے والے اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت

Marfat.com

حافظ حاجی شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کے لیے ہے خوبی کہ فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل ماہر کلام کہ شرع شریف کی حمایت اور دین متین کی حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے تیار ہوئے اور حق کا ستارہ اونچا کر دیا ہدایت کے نشان بلند کیے اس کی بنیاد مضبوط کی اس کے ستون مستحکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کتنا سلیس بیان اور کس قدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھا پن مٹا دیا دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و ہلاکت کے کپڑے پہنا دیے اور طالبانِ ہدایت کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے، گندے کو پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور مضامین عجیب بیان فرمائے واقعی اس میں اہل عقل کے لیے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل کر دیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول دی۔ تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر بنا دیا اور فتنہ پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو تباہ کر دیا۔ بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیے اور گمراہوں کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی سپاہ کو بھگا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل کرنے والوں کو خوار کیا۔ شیطان کے بھائیوں کو ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کر دیے پس ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ اللہ رب العالمین کا شکر ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی کہ جو جواب دیا درست و صحیح دیا۔ اللہ ان کو اسلام اور

Marfat.com

اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوں گا یہاں تک کہ ہزار بار آمین نہ کہی جاوے۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ (مہر)

تقریظ پیشوائے اتقیاء سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص و عوام جناب مولانا شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفیؒ

تمام جوابات صحیح ہیں۔ لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

تقریظ جو نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق صاحبؒ افغانی نے تحریر فرمائی

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔

فائدہ۔ چونکہ شیخ العلماء حضرت محمد بابصیل تمام علماء مکہ کرمہ کے سردار

Marfat.com

اور ان کے امام ہیں لہذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلا جد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی وجہ سے اپنی تقریر کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

تقریظ مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل الکامل جد حضرت مولانا الشیخ محمد مفتی المالکیہ ادامہ اللہ تعالٰے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کی پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر

سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں آمین اللھم آمین۔

حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے (مہر)

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہٗ

تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی نعمتوں پر۔ درود و سلام سردار انبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر۔ امابعد، کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور ان کو ہمیشہ نیک اعمال و حسن ثنا کی توفیق بخشے آمین اللھم آمین۔ لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد مکی نے (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ

زاد اللہ شرفاً وتعظیماً

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی مفتی آستانہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم دامت فیوضہم نے

اس کی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا اس کے اول و وسط و آخر کا خلاصہ

Marfat.com

یہ ہے ۔ مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کے لیے اس کی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے ، حکیم ہے اپنے افعال میں ، سچا ہے اپنے اقوال میں ، معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان ، واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد ۔ اور درود سلام ہمارے سردار مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا ان کی نبوت ورسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد و اصحاب تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقے پر چلیں قیامت کے دن تک ۔ اما بعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ، ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا و مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں

Marfat.com

چشمِ انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن کو ان پیشوایانِ دین کے چراغ دان سے اخذ کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے ہیں۔ اور میں نے اس کا نام کمال التثقیف والتقویم یعوج الافہام عما یجب لکلام اللہ القدیم رکھا۔ اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی لفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اس کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسی کی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید واختلاف وغیرہ نقل فرمائے۔

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر یوں فرماتے ہیں اور جب تو مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعے سے اس کو سمجھ لیا تو معلوم کرے گا جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئیسویں و چوبیسویں و پچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد

Marfat.com

اور تجرید و سائرہ وغیرہ کی شرحات ہیں۔ اور خلاصہ ان جوابات کا جن کو شیخ خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا حق کی قدرت میں داخل ہے جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس کے خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنے کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فساد۔ اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرے سے باہر نہیں ہیں۔ لیکن باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان کے دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بجز ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو پھیلائیں گے تمام لوگوں میں۔ عوام کے ذہن فوراً اسی طرف آئیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں۔ پس اس وقت ان

Marfat.com

عوام کی حالت ان دو امر میں متردد ہو گی یا تو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں فساد عظیم ہیں۔ پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور و خوض نہ کریں۔ ہاں اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کہ بتوجہ کان لگا کر سنے۔ اور ہم کو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستے پر چلنے کی جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت ہے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا

اور فرمایا آپ نے رسالہ شریف کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے:

اور جب اس مقام تک تقریر پہونچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو ان تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف

Marfat.com

کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا۔ اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی ووافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا۔ ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح نے اس رسالہ پر جو بتمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور مختصر رسالہ میں جس کا مقصود اجوبہ مذکور پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر و اوسط، تین مقامات لکھ دیے گئے ہیں۔ مفصلہ ذیل میں علماء کی مواہیر ثبت ہیں۔

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی ۔ المدرس فی الحرم النبوی۔ المدرس مدرسۃ الشفا۔

محمد سوسی عمر ۱۳۲۲

ملا محمد خان البخاری الحنفی ۱۳۲۶

راجی فیض الکریم خلیل بن ابراهیم ۱۳۰۵

شیخ المالکیہ بحرم خیر البریہ۔

محمد العزیز الوزیر التونسی

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی

السید احمد الجزائری

عمر بن حمدان المحرسی

Marfat.com

خادم العلم
بالمسجد النبوی

محمد زکی
البرزنجی

محمد السوسی
الخیاری

من مشاهیر
علماء العرب

احمد بن المامون
البلغیثی
١٣٢٨

خادم العلم الشریف فی دمشق
الشام وخطیب جامع السروجی

محمد توفیق

خادم العلم والمدرس
فی باب السلام

موسی کاظم
بن محمد

خادم العلم بالحرم
الشریف النبوی

معصوم
١٣٠٢
احمد
سعید

خادم العلم
بالمسجد الشریف

احمد
بن محمد خیر الحاج
العباسی

من علماء
العرب

عبد الله
لقمان بن محمد بن سرور
العرسی ولیه

خادم العلم الشریف فی
بلد النبی صلی الله علیه وسلم

ابن نعمان
محمد منصور
١٣٢٦

Marfat.com

المدرس بالحرم الشریف النبوی
ملا عبد الرحمن

الفقیر الیہ عزشانہ احقر الوری الشہیر بالفراء الدمشقی
یسین عفی عنہ ۱۳۲۶

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
محمود عبد الجواد

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
محمد حسن سندی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
احمد بن احمد اسعد

الفقیر النابلسی الحنبلی خادم العلم بالحرم النبوی۔
عبد اللہ ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
محمد بن عمر الفلانی

نقل تقریظ

جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام، روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے سرداران باعظمت کے مقتدا، اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی المکی مدنی نے:۔

علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اس میں ہے اس کو

Marfat.com

بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نا مشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور مشر عا پسندیدہ۔ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہو گا بلکہ وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو اس پیش آنے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہو گا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نا مشروع پایا جائے گا وہاں اس کا چھوڑنا بھی ضرور ہو گا جو اس نا مشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اس ذکر کا کہ مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہو گا۔

اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ۔ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے

Marfat.com

والا برسرِ غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں، باذنِ خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع و نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہونچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہہ دو اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مالک نہیں اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے۔" اب رہا پیدائش کے از سر نو ہونے کا عقیدہ۔ سو کسی پوری عقل والے سے اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ہاں استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا وار اور ہنود کے فعل سے، مشابہت کرنے والا ہے۔ سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر اسلام کا حکم قائم رکھتی۔ مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں کچھ مشابہت ہے۔ واللہ اعلم۔

اور پچیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور استاذی یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنۃ کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت پر ہوئے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے تابع ہو مسئلہ اتفاقیہ میں ہو یا اختلافیہ میں۔ تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال ہے نہ اضلال۔ البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں خوض

Marfat.com

کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے۔ پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ وماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ ماتریدیہ ہوں کیونکہ یہ وہی ہے جس کو رہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکورہ کا متبع ہو۔ (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع ازہر

نقل تقریظ

جو بیان فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر اور رب العلمین کی حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے

میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعۃ کے۔ البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب نہیں معلوم

Marfat.com

ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت وعظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔ (مہر) لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں (مہر) لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام

نقل تقریظ

جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامۂ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب، فقہاء ومحدثین کے فخر ادباء ومفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل کے آباء واجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر، معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے

رحمتہ اللہ علیہ

مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے، اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس کے مولف نے حق تعالےٰ ان کو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ

Marfat.com

والجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کی وسعت معلومات پر۔ (۱۷)

نقل تقریظ

جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سر دار فضلاء سند امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زماں برگزیدہ دوراں جناب شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے، خصوصاً اس نعمت سے کہ ان میں علماء وکملاء اور فضلاء ہیں اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ والسلام کے وارث۔ اور امید کی جاتی ہے کہ خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مولف بھی ہیں جو حسب شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے علماء حنبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد ان شاء اللہ اپنے موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مولف کو ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب اور پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے

Marfat.com

غائبانہ دعا، کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام علماء کے لیے. اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقوٰے پر، بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العٰلمین۔

نقل تقریظ

جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے، درست رائے، روشن فہم والے، جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخشش ہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہٗ کے

میں مطلع ہوا اس تالیفِ جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر۔ مؤلف جیسے علماء کو حق تعالےٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے۔ کیوں نہ ہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابلِ توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس کے مولف کو جو عالم فاضل اور انسانِ کامل ہیں بہترین جزا ہو جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شرابِ جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کے اور ان اعمال کی توفیق کے جن میں نجاتِ اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

Marfat.com

تحریر رئیس الفضلاء الاعلام حضرت شیخ محمد بوشی حمودی

میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات وجوابات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم، صاحبِ فضل اور سردار کامل یکتاء زمانہ اور یگانہ وقت پیشوائے بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعت ہیں اور اس کے مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سردارانِ عظام ہیں۔ حق تعالےٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے۔ پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو اہلسنت کی طرف سے بہتر جزا۔ والسلام۔

تحریر امام افضل وہمام اکمل حضرت شیخ محمد سعید حموی

میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے۔ مہر

تحریر فاضل صاحب الکمال حضرت شیخ علی محمد الدلال

میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو

Marfat.com

اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حماملک شام

میں ان کھلے جوابوں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔

تحریر صاحب الفضل الباہر حضرت شیخ عبد القادر

ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات وجوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کرنے پر۔ پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے۔ بالکل خالی از خلل ہے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔

تحریر علامہ وحید حضرت شیخ محمد سعید

میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر۔ پس میں نے پایا مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جس میں علماء مسلمین و پیشوایانِ دین کا گروہ

Marfat.com

اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مؤمنین کو۔

تحریر افصیح الانشاء الناظم المدار حضرت الشیخ محمد سعید لطیفی حنفی

میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔

تحریر الشیخ الاوحد ذو الفضل المجید حضرت فارس بن محمد مدرس جامع مسجد حما ملک شام

میں اس مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے۔ اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعتِ مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا۔

Marfat.com

تحریر قدوۃ الزہاد العباد
حضرت الشیخ مصطفےٰ الحداد

میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح نے ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر چلنے اور صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت سے باطل کو رد کیا۔ فقط

تمام شد

ہر قسم کے قرآن مجید اور ادبی و مذہبی کتابیں اس پتہ سے بارعایت طلب فرمائیے

مکتبہ کریمیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر

صدیقیہ پریس ملتان شہر

Marfat.com

Marfat.com

مکتبہ کریمیہ ملتان کی مایہ ناز مطب

حکایاتِ صحابہ مجلد	۲/۱۰/۰
〃 〃 غیر مجلد	۲/۰/۰
فضائل نماز مجلد	۱/۴/۰
〃 〃 غیر مجلد	-/۱۳/۶
〃 حج مجلد	۳/۴/۰
〃 تبلیغ	-/۶/۰
〃 رمضان	-/۱۲/-
〃 صدقات حصہ اول	۴/۰/۰
〃 〃 حصہ دوم	۴/۸/۰
الفاروق مجلد	۴/۸/۰
نصیحۃ الشیعہ مجلد	۶/۰/۰
صفائی معاملات	-/۶/۰
دعواتِ عبدیت ع۲	۳/۰/۰
حیات المسلمین	۱/۸/۰
علم الکلام مجلد	۴/۰/۰
〃 غیر مجلد	۳/۰/۰
تعلیمات امام اہلسنت مجدد الف ثانی یعنی یکصد مکتوبات	-/۱۴/۶

نشانِ رسالت	[illegible]
اعمالِ قرآنی	[illegible]
سلاسل طیبہ } از حضرت شیخ	۱/۰
جزاء الصالحین } مولانا مدنی صاحب	-/۴
ختم نبوت	-/۱۲/۰
چھ باتیں	-/۴/۶
پنج پارہ اول	۱/۴/۰
〃 آخری	۱/۴/۰
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	-/۲/۰
حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام	-/۱۵/۰
تعلیم الاسلام ع۱	-/۴/۰
〃 〃 ع۲	-/۵/۰
〃 〃 ع۳	-/۸/۰
〃 〃 ع۴	-/۸/۰
جمال القرآن	-/۶/۰
پاک زندگی	-/۴/۰
یادِ خدا	-/۳/۰
غلط مسئلے	-/۳/۰

مکتبہ کریمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

Marfat.com

مکتبہ کریمیہ ملتان کی مایۂ ناز مطب

حکایاتِ صحابہ مجلد	۲/۱۰/۰
〃 غیر مجلد	۲/۰/۰
فضائل نماز مجلد	۱/۴/۰
〃 غیر مجلد	/۱۳/۶
〃 حج مجلد	۳/۴/۰
〃 تبلیغ	-/۶/۰
〃 رمضان	-/۱۲/۰
〃 صدقات حصہ اول	۴/۰/۰
〃 〃 حصہ دوم	۴/۸/۰
الفاروق مجلد	۴/۸/۰
نصیحۃ الشیعہ مجلد	۶/۰/۰
صفائی معاملات	-/۶/۰
دعوات عبدیت ع۲	۳/۰/۰
حیات المسلمین	۱/۸/۰
علم الکلام مجلد	۴/۰/۰
〃 غیر مجلد	۳/۰/۰
تعلیمات امام اہلسنت مجدد الف ثانی یعنی مکتوبات	-/۱۲/۶

نشانِ رسالت	
اعمال قرآنی	
سلاسل طیبہ (از حضرت شیخ)	۱/-
جزاء الصالحین (مولانا مدنی صاحب)	/۴/
ختم نبوت	/۱۲/۰
چھ باتیں	-/۴/۶
پنج پارہ اول	۱/۴/۰
〃 آخری	۱/۴/۰
فارسی زبان کا آسان قاعدہ	-/۲/۰
حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام	-/۱۵/۰
تعلیم الاسلام ع۱	-/۴/۰
〃 〃 ع۲	-/۵/۰
〃 〃 ع۳	-/۸/۰
〃 〃 ع۴	-/۸/۰
جمال القرآن	-/۲/۰
پاک زندگی	-/۴/۰
یاد خدا	-/۳/۰
غلط مسئلے	-/۳/۰

مکتبہ کریمیہ بیرون لوہاری گیٹ ملتان شہر

Marfat.com

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ذخیرہ
1622

عقائدِ علمائے دیوبند

یعنی

المہنّد علی المفنّد

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

شیخ عبدالکریم، اینڈ سنز تاجران کتب پبلشرز
بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

۹ر آنے

Marfat.com